131252 ـ وليمہ كرنےكا وقت

سوال

ان شاء اللہ ميرى شادى ہونے والى ہے، ميں وليمہ كرنے ميں سنت نبوى صلى اللہ عليہ وسلم پر عمل كرنے كا ارادہ ركھتا ہوں، ميرا سوال يہ ہے كہ وليمہ كا وقت كب ہے، اور اس كى تعداد كيا ہے ؟
كيونكہ ہمارے ملك ميں عقد نكاح سے قبل كھانے كى دعوت دى جاتى ہے تو كيا يہ وليمہ شمار ہو گا اور ايسا كرنے والے سے وليمہ ساقط ہو جائيگا يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

افضل تو يہى ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى اقتدا اور پيروى كرتے ہوئے وليمہ رخصتى اور دخول كے بعد كيا جائے، ليكن اگر ايسا كرنا ميسر نہ ہو تو پھر دخول سے قبل يا پھر عقد نكاح كے وقت يا عقد نكاح كے بعد بھى وليمہ كرنے ميں كوئى حرج نہيں.

كيونكہ اس معاملہ ميں وسعت پائى جاتى ہے، اور پھر انسان كو اپنے علاقے كے رواج كا خيال كرتے ہوئے اس پر عمل كرنا بہتر اور اولى ہے؛ اس ليے كہ اس كى كوئى شرعى نص نہيں ملتى جو اس كے وجوب پر دلالت كرتى ہو يا پھر كسى محدود وقت كے استحباب پر.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" وليمہ كے وقت ميں سلف رحمہ اللہ كا اختلاف ہے كہ آيا يہ عقد نكاح كے وقت ہوگا يا پھر دخول كے وقت يا دخول كے بعد، يا كہ اس كے ليے وسعت ہے كہ عقد نكاح سے شروع ہو كر دخول ہونے تك كسى بھى وقت كيا جا سكتا ہے، اس ميں كئى ايك اقوال پائے جاتے ہيں " انتہى

ديكھيں: فتح البارى (9 / 230).

اور امام صنعانى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" شافعيہ ميں سے ماوردى نے بيان كيا ہے كہ وليمہ دخول كے وقت كيا جائيگا.

اور امام سبکی رحمہ اللہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے منقول ہے کہ ولیمہ کا وقت دخول کے بعد ہے.

لگتا ہے سبکی رحمہ اللہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کے قصہ کی طرف اشارہ کر رہے کہ انس رضی اللہ تعالی تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ تعالی عنہا سے بنا کی تو دوسرے دن صبح لوگوں کو کھانے کی دعوت دی.

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس حدیث پر "ولیمہ کا وقت " کا باب باندھا ہے" انتہی

دیکھیں: سبل السلام (1 / 154).

انس رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث امام بخاری اور مسلم نے درج ذیل الفاظ میں روایت کی ہے:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا سے رات بنا کی اور صبح سورج اونچا ہونے کے بعد لوگوں کو کھانے کی دعوت دی ... "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4793) صحیح مسلم حدیث نمبر (1428).

اور بخاری کے الفاظ یہ ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ و سلم نے زینت بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا سے (رات بنا کی) تو صبح لوگوں کو دعوت دی تو لوگوں نے کھانا کھایا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5166).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

" زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی والی حدیث میں ولیمہ کا وقت اور اس کا طریقہ بیان ہوا ہے، جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ ولیمہ دخول کے بعد ہوگا " انتہی

دیکھیں: الاختیارات (346).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس مسئلہ میں انس رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث صریح بیان کرتی ہے کہ ولیمہ دخول کے بعد ہے؛ کیونکہ انس

رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے: " رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ تعالی عنہا سے بنا کی تو صبح لوگوں کوکھانے کی دعوت دی "

بعض مالکی حضرات نے مستحب قرار دیا ہے کہ ولیمہ بناء کے وقت ہوگا اور ولیمہ کے بعد دخول کیا جائیگا، آج کل لوگوں کا عمل بھی اسی پر ہے " انتہی

دیکھیں: فتح الباری (9 / 231).

اور مرداوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اولی اور افضل تو یہی قول ہے کہ ولیمہ کا وقت وسیع ہے جو عقد نکاح سے شروع ہو کر رخصتی کے ایام ختم ہونے تك رہتا ہے.

کیونکہ اس سلسلہ میں صحیح احادیث وارد ہیں، لیکن پوری خوشی اور سرور تو دخول کے بعد ہی ہے، لیکن یہ رواج بن چکا ہے کہ رخصتی اور دخول سے کچھ دیر قبل ولیمہ کیا جاتا ہے " انتہی

دیکھیں: الانصاف (8 / 317).

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" باب ہے ولیمہ اور دعوت قبول کرنے کا حق، اور جو سات ایام وغیرہ میں ولیمہ کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك یا دو دن مقرر نہیں کیے "

حافظ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کے لیے کوئی معین وقت مخصوص نہیں فرمایا کہ وہ وقت واجب یا مستحب ہو، اسے اطلاق سے اخذ کیا گیا ہے.

اور دمیری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" فقہاء کرام نے شادی کے ولیمہ کے وقت میں بحث نہیں کی، صحیح یہی ہے کہ یہ رخصتی اور دخول کے بعد ہے، شیخ سبکی کہتے ہیں: دخول کے بعد اور دخول سے قبل جائز ہے بغوی رحمہ اللہ کے بیان کے مطابق ولیمہ کا وقت وسیع ہے "

دیکھیں: النجم الوہاج (7 / 393).

اور ابن طولون كہتے ہيں:

" اقرب يہى ہے كہ اس سلسلہ ميں عرف سے رجوع كيا جائيگا " انتہى

ديكھيں: فص الخواتم فيما قيل في الولائم (44).

اور شيخ صالح الفوزان حفظہ اللہ كہتے ہيں:

" شادى كے وليمہ كا وقت وسيع ہے، جو عقد نكاح سے شروع ہو كر شادى كے ايام ختم ہونے تك رہتا ہے " انتہى

ديكھيں: الملخص الفقہى (2 / 364).

دوم:

وليمہ ميں مدعوين كے ليے كوئى حد مقرر نہيں، بلكہ اس ميں وليمہ كرنے والےشخص كى استطاعت اور قدرت ديكھى جائيگى.

ابن بطال رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" وليمہ حسب استطاعت آسانى كے ساتھ واجب ہے، اور اس ميں مدعو كرنے كے ليے افراد كى كوئى حد اور عدد متعين نہيں كہ اس سےكم نہيں بلائے جا سكتے " انتہى

ديكھيں: شرح صحيح البخارى (13 / 282).

اور ايك مقام پر رقمطراز ہيں:

" جو كوئى بھى وليمہ كى دعوت ميں زيادہ افراد بلائےگا وہ افضل ہے كيونكہ اس طرح نكاح كا اعلان زيادہ ہوگا، اور پھر جتنے زيادہ لوگ ہونگے اس كے مال و اہل ميں بركت كى دعا بھى زيادہ ہو گى " انتہى

ديكھيں: شرح صحيح البخارى (13 / 282).

واللہ اعلم .